سوال

(383) دباغت سے قبل چمڑے کی خرید و فروخت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلے میں کہ مردار کا چمڑہ بلا مدبوغ خرید و فروخت کرنا اور منفعت و قیمت کھانے وپینے میں استعمال کرنا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جائز نہیں ہے جواز کے لیے دباغت شرط ہے فی المنتقی (ص 8)

"عن عبد اللہ بن عبّاس رضی اللہ عنهما، قال: ((تُصُدِّق علی مَولاةٍ لِمیمونةَ بشاةٍ، فماتت، فمرَّ بها رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیه وسلَّم، فقال: هلّا أخذتُم إهابَها، فدبغتموه، فانتفعتم به؟ فقالوا: إنَّها میتةٌ، فقال: إنَّما حَرُم أكلُها" رواه الجماعة الا ابن ماجه قال فیه عن میمونة جعلوه من مسندها ولیس فیه للبخاري والنسائی ذكر الدباغ بحال وفی لفظ لاحمد: ان داجنا لمیمونة ماتت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الاا نتفعتم باهابها؟ الا دبغتموه؟ فانه ذكاته [1]

وعن ابن عباس رضی اللہ عنه قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول: ایما اهاب دبغ فقد طهر" [2] (رواه احمد ومسلم وابن ماجه والترمذی)

وعن عائشة «أن النبی - صلی اللہ علیه وسلم - أمر أن ینتفع بجلود المیتة إذا دبغت» رواه الخمسة إلا الترمذي، [3]

وللنسائی { سئل النبی صلی اللہ علیه وسلم عن جلود المیتة فقال: دباغها ذكاتها }. [4]

وللدارقطنی عنها عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال: { طهور كل أدیم دباغه }. قال الدارقطنی اسناده حسن كلهم ثقات [5]

وعن ابن عباس قال ماتت شاة لسودة بنت زمعة فقالت: یا رسول اللہ ماتت فلانة یعنی الشاة فقال فلولا أخذتم مسكها فقالت نأخذ مسك شاة قد ماتت فقال لها رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم إنما قال اللہ عزوجل ((قُل لَّا أَجِدُ فِی مَا أُوحِیَ إِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلَیٰ طَاعِمٍ یَطْعَمُهُ إِلَّا أَن یَكُونَ مَیْتَةً أَوْ دَمًا مَّسْفُوحًا أَوْ لَحْمَ خِنزِیرٍ)) فإنكم لا تطعمونه ان تدبغوه فتنتفعوا به فأرسلت إلیها فسلخت مسكها فدبغته فأخذت منه قربة حتی تخرقت عندها [6] رواه احمد باسناد صحیح اه)

"فان اختلج فی صدرک انه ورد فی روایة البخاري ومالک فی الموطا واحمد فی مسنده وبعض طرق النسائی وغیرهم ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال فی شاة مولاة میمونة رضی اللہ عنها هلا انتفعتم

باہابہا؟قالوا : انہا میتۃ قال : انما حرم اکلہا ولم یذکر الدباغ فدل ذلک علی ان جلد المیتۃ یحل الانتفاع بہ من غیر حاجۃ الی دباغہ ازیح ذلک بانہ قد ورد التقیید بالدباغ فی روایات اخري صحیحۃ والاخبار تفسر بعض طرقھا بعضا فوجب الاخذ بہ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب"

حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک لونڈی کو صدقہ میں ایک بکری ملی تو وہ مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ہو تو آپ نے فرمایا تم نے اس کا چمڑا کیوں نہ اتار لیا کہ اس کو رنگ دے کر اس سے فائدہ اٹھاتے ؟کہنے لگے یہ تو مرگئی ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا صرف کھانا حرام ہے.بخاری اور نسائی کی روایت میں دباغت (رنگ دینے) کا ذکر نہیں ہے احمد کی روایت میں ہے کہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک بکری مرگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : تم نے اس کے چمڑے سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا کہ چمڑے کو رنگ کر دینا جانور کو ذبح کرنے کے مترادف ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جو چمڑہ رنگ دیا جائے وہ پاک ہو جاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما یا : مردار کا چمڑا جب رنگ دیا جائے تو اس سے فائدہ اٹھانا جائز ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مردار کے چمڑے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :چمڑے کو رنگ دینا ذبح کرنے کے مترادف ہے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر چمڑے کا رنگ دینا اس کے لیے پاکیزگی ہے امام دار قطنی فرماتے ہیں اس کی سند اچھی ہے اور راوی ثقہ ہیں ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک بکری مرگئی تو انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !میری بکری مرگئی ہے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اس کی کھال اتار لو۔کہنے لگیں ۔ مردار کی کھال اتار لیں ؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ نے فرمایا ہے : ’’آپ کہہ دیں جو مجھ پر وحی ہوئی ہے اس میں تو کوئی چیز کسی کھانے والے پر حرام نہیں ہے سوائے مردار یا بہنے والے خون یا خنزیر کے گوشت کے ۔‘‘ اور تم مردار کو کھاؤ گے تو نہیں تم اس کی کھال کو رنگ لو اور کام میں لاؤ۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس کی کھال اتروائی اور رنگ کر اس کی مشک بنالی اور پھر بالآخر وہ مشک پرانی ہوگئی ۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مسند میں اسے روایت کیا ہے ۔

اگر کسی کے دل میں یہ خیال گزرے کہ بخاری موطا مسند امام احمد اور سنن نسائی کے بعض طرق میں حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے واقعہ میں مردار کے چمڑے کو رنگ دینے کی شرط نہیں ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ دوسری تمام روایت میں رنگنے کی شرط موجود ہے اور احادیث کے بعض طرق کی تفسیر کرتے ہیں تو اس شرط کا قبول کرنا ضروری ہے ۔

---

[1] صحیح البخاري، رقم الحدیث (۱۴۲۱) صحیح مسلم ، رقم الحدیث (۳۶۳) سنن أبي داود، رقم الحدیث (۴۱۲۰) سنن النسائی ، رقم الحدیث (۴۲۳۴) سنن الترمذي، رقم الحدیث (۱۷۲۷) سنن ابن ماجہ ، رقم الحدیث (۳۶۱۰) مسند أحمد (۴۷٦/۳)

[2] صحیح مسلم ، رقم الحدیث (۳٦٦) مسند أحمد (۲۱۹/۱) سنن أبي داود، رقم الحدیث (۴۱۲۳) سنن ابن ماجہ ، رقم الحدیث (۳٦۰۹)

[3] ۔ مسند أحمد (۴۳/٦)

[4] ۔ سنن النسائی ، رقم الحدیث (۴۲۴۳)

[5] ۔ سنن الدار قطني (۴۹/۱)

[6] ۔ مسند أحمد (۳۲۷/۱)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

کتاب البیوع، صفحہ:601

محدث فتویٰ